

سپریم کورٹ رپورٹس (2002) SUPP. 4 ایس سی آر

آئی ٹی سی لمیٹڈ

بنام

کلیکٹر آف سینٹرل ایکسائز، ممبئی

26 نومبر، 2002

[سید شاہ محمد قادی اور اربجیت پسیات، جسٹسز]

مرکزی محصول نرخ کا قانون، 1985

فہرست - عنوانات 4818.19 اور 4818.90 - سگریٹ کے پیکیٹوں کے حصے - 'سلائیڈس' اور 'سلٹ' - چاہے محصولاتی سامان - چونکہ 'سلائیڈس' اور 'سلٹ' کے محصولات کے سوال کو اپیلٹ اتھارٹی کے ذریعے خاص طور پر نہیں نمٹا گیا تھا، اس لیے فریقین کو شواہد پیش کرنے کا موقع دینے کے بعد مقدمات کو نئے سرے سے نمٹانے کے لیے کمشنر (اپیلز) کے پاس بھیج دیا جاتا ہے - چونکہ ٹیکس تشخیص الیہ اصل اتھارٹی کے سامنے درخواست نہ لینے کی وجہ سے معاملہ کو واپس کرنے کی ضرورت پیدا ہو گئی ہے، اس لیے ٹیکس تشخیص الیہ ریونیو کو 15,000 روپے ادا کرے گا۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار فیصلہ : 1995 کی دیوانی اپیل نمبر 6621-

کسٹمز، ایکسائز اینڈ گولڈ (سنٹرل) اپیلیٹ ٹریبونل، نئی دہلی کے فیصلے اور حکم مورخہ 28.2.1994

دراپیل نمبر C-1386/88 E. فائنل آرڈر نمبر C-76/94-

کے ساتھ

سی۔ اے۔ نمبر۔ 498/1999۔

اپیل گزاروں کی طرف سے ایس گنیش، محترمہ سشما شرما، محترمہ سونو بھٹناگر، اے اے اے اور راجن نارائن۔

اے۔ اے۔ کے۔ جو اب دہندگان کے لیے گنگولی، محترمہ نشا باغی، کے سی کو شک اور بی کر شا پر ساد۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اپیل کنندہ ان ایپلوں میں مشترکہ ہے جو اسی مدت یعنی 1986 سے 1988 تک سے متعلق ہیں، لیکن مختلف کسٹمز، ایکسائز اور گولڈ (کنٹرول) اپیلیٹ ٹریبونلز (مختصر طور پر، ٹریبونل) کے احکامات سے پیدا ہوتی ہیں اور مختلف اصل حکام کے دائرہ اختیار سے متعلق ہیں۔ دیوانی اپیل نمبر 6621 آف 1995 ٹریبونل کے مشترکہ حکم سے ہے، نئی دہلی میں بیچ، حتمی حکم نمبر C-77/94-76 اور متفرق حکم نمبر C-44/94 مورخہ فروری 28، 1994۔ اس حکم کے بعد بمبئی میں ٹریبونل بیچ نے حتمی حکم نمبر 21 اگست 1998 کی اپیل نمبر C-792/94 میں E/616/98-C، جس سے 1999 کی دیوانی اپیل نمبر 498 بنتی ہے۔

ان ایپلوں میں جو عام سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے:

کیا سگریٹ کے پیکیٹوں کے حصے۔ سلائیڈس اور سلٹ، مرکزی محصول نرخ کا قانون، 1985 کے معنی میں قابل اخراج سامان ہیں۔

وہ حقائق، جن کی وجہ سے 1995 کی دیوانی اپیل نمبر 6621 دائر کی گئی، یہاں نوٹ کیے جاسکتے

ہیں۔

اپیل کنندہ نے درجہ بندی کی فہرست پیش کی جس میں مد 4818 کے تحت 'سلائیڈس' دکھائی گئی ہیں۔ 19 'صفر' ڈیوٹی پر۔ 3 اپریل 1986 کے نوٹس کے ذریعے، سنٹرل ایکسائز کے سپرنٹنڈنٹ نے اپیل گزار سے مطالبہ کیا کہ وہ اس کی وجہ بتائے کہ 'سلائیڈس' کو ذیلی عنوان 4818.90 کے تحت کیوں درجہ بند نہیں کیا جانا چاہیے۔ 17 اپریل 1986 کو، اپیل کنندہ نے اس کی طرف سے دعویٰ کردہ درجہ بندی کو جواز پیش کرتے ہوئے وجہ بتاؤ نوٹس کا جواب دیا۔ اپیل کنندہ دلیل کو اسٹنٹ کلکٹر، سنٹرل ایکسائز نے مسترد کر دیا۔ کلکٹر (اپیل) کے سامنے اپیل میں، زبانی سماعت کے ساتھ ساتھ عرضیوں کا خلاصہ دائر کرنے کا موقع بھی دیا گیا۔ عرضیوں کے خلاصہ میں، اپیل کنندہ نے یہ استدعا کی کہ 'سلائیڈس' قابل محصول نہیں ہیں۔ تاہم، اس نکتے کو کلکٹر (اپیل) نے واضح نہیں کیا، جس کا وقت تھا کہ 'سلائیڈس' کی تیاری میں کوئی مینوفیکچرنگ کا عمل شامل نہیں تھا اور وہ فروخت کے قابل نہیں تھے۔ تاہم، انہوں نے پایا کہ 'سلائیڈس' کو ذیلی عنوان 4818.90 کے تحت درجہ بند کیا جاسکتا ہے اور 11 فروری 1988 کو اپیل کو مسترد کر دیا۔ اس حکم سے ناراض ہو کر، اپیل کنندہ اور ریونیو نے ٹریبونل کے پرنسپل بینچ کے سامنے اپیلوں کو ترجیح دی۔ مذکورہ بینچ نے مینوفیکچرنگ کے عمل کے حوالے سے کوئی نتیجہ خاص طور پر ریکارڈ نہیں کیا؛ 'سلائیڈس' کی مائیکنگ کی اہلیت اس بنیاد پر فرض کی گئی تھی کہ ان کا نام مختلف ہے اور وہ ذیلی عنوان 4818.90 کے تحت آتے ہیں اور اس طرح، 28 فروری 1994 کے حکم کے ذریعے اپیلیں مسترد کر دی گئیں، جس کے بعد بمبئی میں ٹریبونل بینچ نے دیوانی اپیل نمبر 1999 کا 498 مورخہ 21 اگست 1998 میں اپیل کے تحت حکم میں 'سلائیڈس' اور 'سلٹ' دونوں کے حوالے سے اپیل کی۔ اس طرح، ان اپیلوں میں 'سلائیڈس' اور 'سلٹ' کی درجہ بندی کا مسئلہ ہے۔

ٹیکس تشخیص الیہ کی طرف سے پیش ہوئے سینٹر وکیل مسٹریس گنیش نے دلیل دی ہے کہ چونکہ ٹریبونل نے تیاری کے عمل کے حوالے سے کوئی نتیجہ ریکارڈ نہیں کیا اور یہ کہ کاروبار کے حوالے سے نتیجہ قیاس آرائیوں پر مبنی ہے نہ کہ کسی مواد پر، اس لیے اپیل کے تحت احکامات کو کالعدم جو ابہدہ دیا جاسکتا ہے، اس لیے اپیلوں کو نئے سرے سے نمٹانے کے لیے ٹریبونل کو واپس کیا جاسکتا ہے۔

دوسری طرف ریونیو کی طرف سے پیش سینٹر وکیل مسٹریس کے گنگولی پیش کرتے ہیں کہ ٹیکس دہندہ کی طرف سے شو کا نوٹس کے جواب میں 'سلائیڈس' اور 'سلٹ' کی محصول کا سوال نہیں اٹھایا گیا تھا۔ یہ پہلی بار

عرضیوں کے خلاصہ میں اٹھایا گیا تھا، لہذا، تیاری کے عمل کے ساتھ ساتھ بازار کاری کے حوالے سے شواہد اصل اتھارٹی کے سامنے نہیں رکھے جاسکے اور یہ کہ ٹریبونل کے سامنے موجود مواد پر درج کردہ نتائج درست ہیں۔

اگرچہ ہمیں ریونیو کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل، مسٹر اے کے گنگولی کے بیان میں کافی وزن ملتی ہے، کہ 'سلائڈس' اور 'سلٹ' کی قابل محصول کا سوال وجہ بتاؤ نوٹس کے جواب میں نہیں لیا گیا تھا، پھر بھی، اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ یہ سوال اپیلٹ اتھارٹی کے سامنے جمع کرانے کے خلاصہ میں اٹھایا گیا تھا لیکن اس کے ذریعے خاص طور پر نمٹا نہیں گیا تھا۔ مزید برآں، ٹریبونل کے سامنے بھی اس کی درخواست کی گئی تھی اور اس دلیل کی پائیداری کے بارے میں اس بنیاد پر کوئی اعتراض نہیں کیا گیا تھا کہ اسے اصل اتھارٹی کے سامنے نہیں اٹھایا گیا تھا، ہم اس بنیاد پر اپیلوں کو مسترد کرنا مناسب نہیں سمجھتے ہیں۔ ہمارے خیال میں، انصاف کے مفادات کو پورا کیا جائے گا اگر اپیل کے تحت احکامات، کلکٹر (اپیل) کے احکامات کی تصدیق کرتے ہوئے، جو خاص طور پر مادی نتائج کو ریکارڈ نہیں کرتے ہیں، کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور دونوں فریقوں کو شواہد پیش کرنے کا موقع دینے کے بعد، مقدمات کو نئے سرے سے نمٹانے کے لیے اپیلٹ حکام کو بھیج دیا جاتا ہے۔

لہذا، ہم ان اپیلوں میں چیلنج کے تحت احکامات کو کالعدم قرار دیتے ہیں، مقدمات کو کمشنر (اپیل)، میرٹھ-1، اتر پردیش کو ریمانڈ کرتے ہیں، جو یہاں اوپر موجود مشاہدات کی روشنی میں اور قانون کے مطابق اپیلوں کو نمٹائیں گے۔

جیسا کہ مقدمات کو ریمانڈ کرنے کی ضرورت پیدا ہوئی ہے کیونکہ ٹیکس تشخیص الیہ اصل اتھارٹی کے سامنے درخواست نہیں لے رہا ہے، ہم ٹیکس تشخیص الیہ کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ جواب دندہ کو اخراجات دو ہفتوں کے اندر جس کی مقدار پندرہ ہزار روپے ہے ادا کرے۔

اس کے مطابق سول اپیلوں کی منظوری ہے۔

آر۔ پی۔

اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔